بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عیدِ میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم

سوال و جواب کی روشنی میں

مرتب: محمد شاہد اختر

تصحیح و تخریج
مولانا محمد مجاہد حسین حبیبی

برائے ایصال ثواب
مرحوم محمد صدیق صاحب، مرحومہ دکھیا خاتون، مرحومہ منیزہ خاتون و جملہ اہل خانہ
طالب دعا: (الحاج) محمد منیر

ناشر
۶/ر تالتلہ لین، کلکتہ۔۱۴ فون: 09830367155

Al-Barkaat
Educational Society (Regd.)

Prof. Syed Muhammad Amin
President

پیغام

مجھے یہ جان کر بے حد مسرت ہوئی کہ سرور کائنات ﷺ کی ولادت باسعادت کے مبارک ومسعود موقع پر آل انڈیا تبلیغ سیرت، مغربی بنگال بارہ مفید کتابوں کی کہکشاں سجا رہی ہے۔ میرا کئی سالوں سے یہ مشاہدہ ہے کہ ہماری جماعت میں کئی ایسے فعال نوجوان بڑے حوصلے کے ساتھ میدان تخلیق وتحقیق میں اپنی خدمات پیش کرنے کے لئے مسلسل سعی کر رہے ہیں۔ جس کا اثر یہ ہے کہ لکھنے والوں کو تحریک ملی اور پڑھنے والوں کے ذوق وشوق کو بالیدگی۔ جو ہماری جماعت کے لئے بڑی موثر اور خوش آئند بات ہے۔

مولانا مجاہد حسین حبیبی قادری کا شمار جماعت اہل سنت کے ان فاضل نوجوانوں میں ہوتا ہے جن سے مستقبل میں بڑی امیدیں وابستہ ہیں۔ موصوف ماہنامہ ''تبلیغ سیرت'' کی اشاعت کے ذریعہ خطہ بنگال میں مذہب ومسلک کی گراں قدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔

تبلیغ سیرت نے جن ۱۲ کتب کی اشاعت کا فیصلہ کیا ہے وہ اپنے موضوعات کے انتخاب کے حوالہ سے قابل تحسین عمل ہے جس میں عقائد کی درستگی کے ساتھ ساتھ اصلاح امت کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اپنے آقا سید عالم ﷺ سے سچی محبت کے اظہار کا یہ سب سے بہتر طریقہ ہے۔

میں مولانا مجاہد حسین حبیبی صاحب اور ان کے رفقاء کو ان کی اس کاوش پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ مولیٰ تعالیٰ ان کے اس نیک عمل کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مستقبل میں مزید تر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

فقط والسلام

سید محمد امین قادری
خادم سجادہ آستانہ عالیہ، برکاتیہ، مارہرہ شریف
حال مقیم، کبیر کالونی، جمال پور، علی گڑھ

Phone: +91-571-2404117, 3091307, 3091308, 3091309
Anoopshahr Road, Aligarh - 202 002 (U.P.) India

رائے گرامی

مبلغ اسلام حضرت مولانا محمد مجاہد حسین حبیبی قادری

نائب سکریٹری: آل انڈیا تبلیغ سیرت مغربی بنگال، مہتمم مدینۃ العلوم انسٹی ٹیوٹ (توپسیا)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم:

میلاد شریف کی عظمتوں کا کیا کہنا۔ اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں میلاد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا ہے۔ انبیائے کرام اور مقرب فرشتے اس محفل میں موجود تھے۔

خود حضور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ولادت کی تاریخ منایا کرتے تھے۔ صحابہ کرام نے بھی حضور کی ولادت وبعثت اور آپ کے ذریعہ ایمان کی دولت سے سرفراز ہونے پر اللہ کے شکر کی ادائیگی کے لیے محفلیں منعقد کیں۔ رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں محفل نعت منعقد کرتے حضرت حسان اور دوسرے صحابہ حضور کی بارگاہ میں گلہائے عقیدت ومحبت پیش کرتے تھے۔ کتب حدیث وتاریخ میں اس کے درجنوں شواہد موجود ہیں۔

بنابرایں نسلاً بعد نسل مسلمان میلاد مبارک کی محافل منعقد کرتے رہے ہیں اور غلامی رسول کا ثبوت پیش کر کے انعامات خداوندی کا ذخیرہ نامہ اعمال میں جمع کراتے رہے ہیں۔

مگر وائے رے قسمت کی حرماں نصیبی وستم ظریفی! جس ذات گرامی کی میلاد مبارک سے بندگان خدا کو ایمان واسلام کی دولتیں نصیب ہوئیں اسی کی محفل میلاد کو نام نہاد مسلمان بدعات وخرافات میں شمار کر رہے ہیں۔ سادہ لوح نوجوان اور ایسے تعلیم یافتہ افراد ان کا خاص نشانہ ہیں جو دنیا کی تعلیم سے اگر چہ خاطر خواہ آراستہ ہیں لیکن دینی شعور وسلیقے سے یکسر کورے ہیں۔ ایسے میں ضرورت تھی ایک ایسی کتاب کی جو عام فہم لب ولہجے میں ہوتا کہ عامۃ الناس کے ذہن وفکر کی صفائی کا ذریعہ بن جائے اور مخالفین اہل سنت کا دنداں شکن جواب ہو جائے۔ لائق مبارکباد ہیں برادر گرامی **"محمد شاہد اختر"** صاحب جنہوں نے اس ضرورت کو سمجھا اور نہایت ہی عرق ریزی کے ساتھ عام لب لہجہ میں اس کتاب کو ترتیب دیا ہے۔ موصوف اگر چہ پیشے سے انجینئر ہیں تاہم دین وسنیت کا درد ان کے رگ وریشے میں سرایت کیے ہوئے ہے۔ ان کے اسی جذبہ صادق کی قدر کرتے ہوئے میں نے اپنی مصروفیات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے کتاب کی تصحیح وتخریج کی ذمہ داری قبول کر لی۔ اور ممکنہ حد تک تصحیح وتخریج کر دی اور اصل کتاب سے عربی عبارت نقل کر دیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ومحبوب ﷺ کے صدقے طفیل کتاب کے نفع کو عام فرمائے اور اسے مرتب، قاری اور ناشر کے لیے ذریعہ نجات ومغفرت بنائے اور برادر گرامی **"محمد شاہد اختر"** صاحب کو اسی طرح دین وسنیّت کی تحریری خدمات انجام دیتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ **آمین ثم آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین .**

فقط دعا گو: محمد مجاہد حسین حبیبی، نائب سکریٹری آل انڈیا تبلیغ سیرت مغربی بنگال، مہتمم: مدینۃ العلوم انسٹیٹیوٹ (توپسیا)

۷/ربیع الاول ۱۴۳۵ھ بمطابق ۹/جنوری ۲۰۱۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اپنی بات

اسلام مخالف طاقتیں ہمیشہ سے کوشش کرتی رہی ہیں کہ کسی طرح مسلمانوں کے دلوں سے نبی کریم ﷺ کی محبت کو نکال دیا جائے تاکہ قوم مسلم روح ایمان سے محروم ہوکر بربادی کے گھاٹ اتر جائے۔ سلمان رشدی ہو یا تسلیمہ نسرین یا ڈنمارک کا گستاخ کارٹونسٹ سب نے شان رسالت مآب ﷺ ہی پر حملہ کیا۔

یہاں قابل توجہ بات یہ ہے کہ صلح حدیبیہ کے بعد جب عروہ اپنی قوم میں واپس آیا تو لوگوں سے کہنے لگا "اے لوگوں! میں نے قیصر و کسرا، اور نجاشی بادشاہوں کو دیکھا ہے مگر جتنی تعظیم محمد ﷺ کے صحابہ ان کی کرتے ہیں ان بادشاہوں کی نہیں کی جاتی۔ اللہ کی قسم! جب محمد ﷺ تھوکتے ہیں تو صحابہ اسے اپنے ہاتھوں میں لے کر اپنے چہرہ اور جسم پر ملتے ہیں، جب کوئی حکم دیتے ہیں تو صحابہ فوراً اس کی تعمیل کرتے ہیں، جب وضو کرتے ہیں تو صحابہ بچے ہوئے پانی کو حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کرتے ہیں، جب صحابہ ان سے بات کرتے ہیں تو اپنی آواز نیچی رکھتے ہیں اور ادب سے نگاہیں جھکا لیتے ہیں۔ پھر عروہ نے کہا کے تم ان سے جنگ کا ارادہ ترک کردو اور ان کی بات مان لو۔
(صحیح بخاری، جلد۳، حدیث:۸۸۹)

عروہ نے سمجھ لیا تھا کہ جب نبی کریم ﷺ کی تھوک (لعاب دہن) صحابہ زمین پر گرنے نہیں دیتے تو خون کیسے زمین پر گرنے دیں گے؟ ان تاریخی واقعات و حادثات کو صیہونی طاقتوں نے پڑھا اس لیے ان کی کوشش ہوتی ہے کہ مسلمانوں کے سینوں سے جذبہ حُب رسول ﷺ کو ختم کر دیا جائے۔ اس کے لیے انہوں نے مسلمانوں کے دلوں میں شرک و بدعت کا خوف پیدا کیا کہ یارسول اللہ ﷺ کہنا شرک ہے اور میلاد منانا بدعت ہے وغیرہ وغیرہ۔

اس لیے میں نے ضروری سمجھا کہ نوجوان بھائیوں کے ذہن و فکر سے شبہات کو دور کیا جائے۔ مخالفین معمولات اہل سنت پر یوں تو کئی ایک اعتراضات کرتے ہیں بالخصوص محفل میلاد مبارک کو بدعت قرار دیتے ہیں اس لیے میں نے اس کتاب میں عید میلاد النبی ﷺ پر کیے گئے اعتراضات کا قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب تحریر کیا ہے تاکہ مخالفینِ اہل سنت کی جانب سے نوجوانوں کے دلوں میں جو شک وشبہ پیدا کر دیا گیا ہے وہ دور ہو جائے اور عام آدمی بھی نبی کریم ﷺ سے محبت کرنے والا اور آپ ﷺ کا میلاد منانے والا بن جائے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ خاکسار کی کتاب کو آقا ﷺ کے وسیلے سے قبول فرمائے اور آقا ﷺ کے نعلین کا صدقہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

محمد شاہد اختر، ۲۱ر صفر ۱۴۳۵ھ بمطابق ۲۵ر دسمبر ۲۰۱۳ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہے ہیں

امام ابن کثیر بیان کرتے ہیں کہ ''ابلیس چار بار بلند آواز سے رویا ہے۔ پہلی بار جب اللہ نے اسے لعین ٹھہرا کر اس پر لعنت کی۔ دوسری بار جب اسے زمین پر بھیجا گیا۔ تیسری بار حضور اقدس ﷺ کی ولادت کے وقت۔ اور چوتھی بار جب سورہ فاتحہ نازل ہوئی۔''

(البدایہ والنہایہ مترجم، جلد۲، صفحہ: ۵۷۰، مطبوعہ مکتبہ دانش، دیوبند)

معلوم ہوا کہ میلاد النبی ﷺ پر چیخنا، چلانا، رونا، اور اس کی مخالفت کرنا ابلیس کا طریقہ ہے۔ مومن تو اپنے آقا ﷺ کی ولادت پر خوشیاں مناتا ہے۔

میلاد کا معنی: میلاد کا لغوی معنی ''پیدا ہونے کا زمانہ یا پیدائش کا وقت ہے'' (فیروز اللغات، صفحہ: ۱۳۳۲) عرف عام میں میلاد سے مراد ذکر کی محفل ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت کا ذکر ہو، قرآن پڑھا جائے، نعت اور منقبت وغیرہ پڑھی جائے۔ اسی طرح جشن عید میلاد النبی ﷺ سے مراد رسول اللہ ﷺ کی آمد کی خوشی میں جلوس نکالنا، خوشی منانا، صدقہ وخیرات کرنا، اور یوم ولادت کے دن روزہ رکھنا وغیرہ ہے۔

میلاد النبی ﷺ پر کیے گئے سوالات اور ان کے جوابات

سوال (۱): کیا آپ قرآن مجید سے آمد رسول ﷺ پر خوشی منانے کی دلیل دے سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں، اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: **قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا**. **ترجمہ**: ''اے حبیب آپ فرما دیجیے کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت ملنے پر مسلمانوں کو چاہیے کہ خوشیاں منائیں'' (سورہ یونس: ۵۸)

اس آیت میں یہ حکم دیا گیا کہ جب اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نازل ہو تو مومنوں کو اس پر خوشیاں منانی چاہیے۔اب کسی ذہن میں یہ سوال آ سکتا ہے کہ کیا رسول اللہ ﷺ اللہ کی رحمت ہیں؟ جو ہم ان کی آمد پر خوشیاں منائیں۔اس کا جواب بھی خود قرآن دے رہا ہے۔ملاحظہ کریں:۔ **وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ** ''ہم نے تمہیں نہیں بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے''(سورہ انبیا:۱۰۷)

الحمدللہ، رسول عربیﷺ کا اس دنیا میں میں تشریف لانا رحمت ہے اور پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ ہمیں حصول رحمت پر خوشیاں منانے کا حکم دے رہا ہے۔اب بتاؤ مسلمانوں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک سے بڑھ کے رحمت کون ہو سکتا ہے۔تو میلادالنبیﷺ پر خوشیاں کیوں نہ منایا جائے؟

الحمدللہ قرآن کی ان آیتوں سے آمد رسولﷺ پر خوشیاں منانا ثابت ہوا۔

سوال(۲): کیا آپ ثابت کر سکتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی میلاد منائی ہے؟

جواب: جی ہاں، حدیث ملاحظہ فرمائیں: ''حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرمﷺ سے پیر کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپﷺ نے ارشاد فرمایا: **فَقَالَ فِیهِ وُلِدْتُ وَفِیهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ** **ترجمہ**: ''اسی روز میری ولادت ہوئی، اسی روز میری بعثت ہوئی اور اسی روز میرے اوپر قرآن نازل کیا گیا۔''

(صحیح مسلم. باب اسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَعَاشُورَاءَ وَالاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ، حدیث ۲۸۰۷ . سنن ابو داؤد، باب فِي صَوْمِ الدَّهْرِ تَطَوُّعًا .حدیث: ۲۴۲۸، مسند امام احمد بن حنبل، حديث أبي قتادة الأنصاري، حدیث: ۲۳۲۱۵)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول اللہﷺ نے ہر پیر کا روز روزہ رکھ کر اپنی میلاد کا خود اہتمام کیا ہے۔لہذا ثابت ہوا کہ دن مقرر کر کے یادگار منانا سنت ہے۔**الحمدللہ**۔

سوال(۳): کیا صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم نے بھی کبھی میلاد کی محفل منعقد کی ہے؟

جواب: جی ہاں، امام بخاری کے استاد امام احمد بن حنبل لکھتے ہیں: سیدنا امیر معاویہ رضی

اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک روز رسول ﷺ کا اپنے اصحاب کے حلقہ سے گزر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا ''کیوں بیٹھے ہو؟ قَالُوا جَلَسْنَا نَدْعُو اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِدِينِهِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِكَ قَالَ آللَّهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ قَالُوا آللَّهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَلِكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهَمَةً لَكُمْ وَإِنَّمَا أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ.

انہوں نے کہا ہم اللہ عزوجل کا ذکر کرنے اوراس نے ہمیں جو اسلام کی ہدایت عطا فرمائی اس پر حمد وثنا بیان کرنے اوراس نے آپ ﷺ کو بھیج کر ہم پر جو احسان کیا ہے، اس کا شکر ادا کرنے کے لیے بیٹھے تھے آپ نے فرمایا اللہ کی قسم! کیا تم اسی کے لیے بیٹھے تھے صحابہ نے عرض کیا اللہ کی قسم ہم سب اسی کے لیے بیٹھے تھے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے تھے انہوں نے کہا کہ اللہ تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔

''سنن نسائی، باب كَيْفَ يَسْتَحْلِفُ الْحَاكِمُ، حدیث: ۵۴۴۳''

'' المعجم الكبير للطبرانی، حدیث: ۱۶۰۵۷''

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ صحابہ حضور ﷺ کی میلاد پر شکر ادا کرتے تھے یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جو لوگ حضور اقدس ﷺ کی میلاد کی محفل سجاتے ہیں اوراس میں شریک ہوتے ہیں، اللہ ایسے بندوں پر فرشتوں کی جماعت میں فخر فرماتا ہے۔ اور ہاں حضور اقدس ﷺ کا ذکر اللہ ہی کا ذکر ہے اس پر قرآن اور حضور کی حدیثیں شاہد ہیں۔

سوال (۴): کیا حضور اقدس ﷺ کی ولادت کی خوشی منانے پر فائدہ پہنچتا ہے؟

جواب: جی ہاں، ابولہب جو کفر کی حالت میں مرا، اس کا معاملہ یہ تھا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد اپنی باقی ماندہ زندگی اسلام اور پیغمبر اسلام کی مخالفت میں گزاری لیکن اس کے مرنے کے بعد رسول ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اس کو خواب میں دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ مرنے کے بعد تجھ پر کیا گزری؟

قَالَ اَبُوْ لَهَبٍ لَمْ اَلْقِ بَعْدَ كُمْ خَيْرًا اِنِّيْ سُقِيْتُ فِيْ هٰذِهٖ بِعِتَاقَتِيْ ثُوَيْبَةَ

(صحیح البخاری،باب و امھاتکم اللاتی ارضعنکم ،رقم الحدیث: ۵۱۰۱)

اس نے جواب دیا کہ میں دن رات سخت عذاب میں مبتلا ہوں لیکن جب پیر کا دن آتا ہے تو میرے عذاب میں کمی کردی جاتی ہے اور میری انگلیوں سے پانی جاری ہو جاتا ہے جسے پی کر مجھے سکون ملتا ہے۔عذاب میں اس کمی کی وجہ یہ ہے کہ میں نے پیر کے دن اپنے بھتیجے (محمد ﷺ) کی ولادت کی خوش خبری سن کر اپنی خادمہ ثویبہ کو ان انگلیوں کا اشارہ کرتے ہوے آزاد کردیا تھا۔

یہ واقعہ حضرت زینب بنت ابی سلمہ سے مروی ہے جسے محدثین کی بڑی تعداد نے واقعہ میلاد کے باب میں نقل کیا ہے۔

صحیح بخاری کی روایت ہے'عروہ نے بیان کیا ہے کہ ثویبہ ابولہب کی آزاد کردہ باندی ہے۔ابولہب نے اسے آزاد کیا تو اس نے نبی کریم ﷺ کو دودھ پلایا۔

فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ لَهَبٍ فَرَاٰهُ بَعْضُ اَهْلِهٖ بِشَرِّ حِيْبَةٍ قَالَ لَهٗ مَاذَالَقِيْتَ ؟ قَالَ اَبُوْ لَهَبٍ لَمْ اَلْقِ بَعْدَ كُمْ خَيْرًا اِنِّیْ سُقِيْتُ فِیْ هٰذِهٖ بِعِتَا قَتِیْ ثَوَيْبَةَ.

پس جب ابولہب مر گیا تو اس کے بعض اہل خانہ کو وہ برے حال میں دکھایا گیا۔اس نے اس سے (یعنی ابولہب سے) پوچھا:''تو نے کیا پایا''۔ابولہب بولا''میں نے تمہارے بعد کوئی راحت نہیں پائی سوائے اس کے کہ ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے جو اس (انگلی) سے پلایا جاتا ہے۔ (صحیح البخاری،باب و امھاتکم اللاتی ارضعنکم ،رقم الحدیث: ۵۱۰۱)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۹۵۸۔۱۰۵۲ھ) اس روایت کو بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ''یہ روایت موقع میلاد پر خوشی منانے اور صدقہ خیرات کرنے والوں کے لیے دلیل اور سند ہے۔ابولہب جس کی مذمت میں قرآن پاک میں ایک مکمل سورہ نازل ہوئی جب وہ حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں لونڈی آزاد کر کے عذاب میں تخفیف حاصل کرلیتا ہے تو اس مسلمان کی خوش نصیبی کا کیا عالم ہوگا جو اپنے دل میں محبت رسول ﷺ کی وجہ سے میلاد النبی ﷺ کے دن محبت اور عقیدت کا اظہار کرے۔ (مدارج النبوۃ،جلد۲،ص:۱۹)

دوستوں ذرا غور کرو!ابولہب جیسے کافر کو جب میلاد النبی ﷺ پر خوشی منانے

پر فائدہ ملا تو ہم عاشقانِ مصطفیٰ ﷺ کیوں کر محروم رہ سکتے ہیں؟

سوال (۵): میلادالنبی ﷺ کے موقع پر جھنڈا لگانا کہاں سے ثابت ہے؟

جواب: امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ''حضور اقدس ﷺ کی تشریف آوری کے وقت حضرت جبرئیل امین ستر ہزار فرشتوں کے جھرمٹ میں حضور اقدس ﷺ کے آستانہ مبارک پر تشریف لائے اور جنت سے ۳ جھنڈے بھی لے کر آئے، ان میں سے ایک جھنڈا مشرق میں گاڑا، ایک مغرب میں اور ایک کعبہ معظّمہ پر'' (خصائص کبریٰ، جلد ۱، صفحہ: ۸۲)

روح الامیں نے گاڑا کعبہ کی چھت پہ جھنڈا

تا عرش اڑا پھریرا صبح شب ولادت

الحمدللہ، میلادالنبی ﷺ پر جھنڈا لگانا فرشتوں کی سنت ہے۔

سوال (۶): عید میلادالنبی ﷺ کے دن جلوس کیوں نکالتے ہیں؟

جواب: آقا ﷺ کے لیے جلوس نکالنا کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم نے بھی جلوس نکالا ہے۔ صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ جب آقا ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے تو لوگوں نے خوب جشن منایا۔ **فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطُّرُقِ يُنَادُونَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ.** **ترجمہ:** تو مرد و عورت اپنے گھروں کی چھت پر چڑھ گئے اور نوجوان لڑکے غلام وخدام راستوں میں پھرتے تھے اور نعرہ رسالت لگاتے اور کہتے **یا محمد یا رسول اللہ یا محمد یا رسول اللہ**

(صحیح مسلم، باب فِي حَدِيثِ الْهِجْرَةِ وَيُقَالُ لَهُ حَدِيثُ الرَّحْلِ. حدیث: ۷۷۰۷)

ایک روایت میں آتا ہے کہ ہجرت مدینہ کے موقع پر جب حضور اقدس ﷺ مدینہ کے قریب پہنچے تو بریدہ اسلمی اپنے ستر (۷۰) ساتھیوں کے ساتھ دامن اسلام سے وابستہ ہوئے اور عرض کیا کہ حضور مدینہ شریف میں آپ کا داخلہ جھنڈا کے ساتھ ہونا چاہیے پھر انھوں نے اپنے عمامے کو نیزہ پر ڈال کر جھنڈہ بنایا اور حضور ﷺ کے آگے آگے روانہ ہوئے۔ (وفاء الوفا، جلد ۱، صفحہ ۲۴۳)

یہاں یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ جلوس نکالنا ثقافت کا حصہ ہے۔دنیا کے ہر خطے میں جلوس نکالا جاتا ہے۔کہیں اسکول و کالج کے ماتحت تو کہیں سیاسی جماعت کے ماتحت جلوس نکالا جاتا ہے۔کچھ دن قبل ڈنمارک کے ایک کارٹونسٹ نے نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی کی تو پورے عالم اسلام میں جلوس نکالا گیا اور احتجاج کیا گیا۔اسی طرح عید میلادالنبی ﷺ کے موقع پر پورے عالم اسلام میں مسلمان جلوس نکالتے ہیں اور آقا ﷺ سے محبت کا اظہار کرتے ہیں۔

سوال (۷): اسلام میں دو ہی عیدیں ہیں یہ تیسری عید کہاں سے آئی؟

جواب: یہ کہنا کہ اسلام میں صرف دوعیدیں ہیں سراسر جہالت ہے۔احادیث کریمہ سے ثابت ہے کہ جمعہ بھی عید ہے اب جمعہ عید کیوں ہے وہ بھی جان لیجیے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ ''بے شک یہ عید کا دن ہے جسے اللہ تعالی نے مسلمانوں کے لیے (بابرکت) بنایا ہے،پس جو کوئی جمعہ کی نماز کے لیے آئے تو غسل کر کے آئے۔اور اگر ہو سکے تو خوشبو لگا کر آئے۔اور تم پر مسواک کرنا لازمی ہے۔ (ابن ماجہ،جلد۱،حدیث:۱۰۹۸۔طبرانی،جلد۷،حدیث:۷۳۵۵)

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا''بے شک جمعہ کا دن عید کا دن ہے،پس تم اپنے عید کے دن کو یوم صیام (روزہ کا دن) مت بناؤ،مگر یہ کہ تم اس کے قبل یا اس کے بعد کے دن کا روزہ رکھو۔

(صحیح ابن خزیمہ،جماع ابواب صوم التطوع ،حدیث:۱۹۸۰ .صحیح ابن حبّان،فصل فی صوم یوم الجمعہ ،حدیث : ۳۶۸۰)

☆ حدیث میں ہے إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحَى وَيَوْمِ الْفِطْرِ. (المعجم الکبیر للطبرانی. حدیث : ۴۳۸۷)

''جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے یہاں تمام دنوں سے عظیم ہے اور یہ اللہ کے یہاں عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر دونوں سے افضل ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ جمعہ کا دن عید بھی ہے،سب دنوں سے افضل

بھی ہے بلکہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر سے بھی افضل ہے؟

اس کا جواب بھی حدیث پاک سے ملاحظہ کریں۔

☆ حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيه . **ترجمہ**: ''تمہارے دنوں میں سب سے افضل دن جمعہ کا دن ہے، اس دن حضرت آدم کی ولادت ہوئی۔ اسی روز ان کی روح قبض کی گئی، اور اسی روز صور پھونکا جائے گا۔ پس اس روز کثرت سے مجھ پر درود بھیجا کرو، بیشک تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے''۔

(سنن ابن ماجه ،باب فِي فَضْلِ الْجُمُعَةِ. حديث: ١١٣٨ .سنن ابو داؤد ،باب فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ .،حديث: ١٠٤٩ .سنن نسائی ،باب إِكْثَارِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم يَوْمَ الْجُمُعَةِ. ١٣٨٥)

مذکورہ حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جمعہ کا دن یوم میلاد آدم علیہ السلام ہے اس لیے یہ عید کا دن ہے تو بھلا جس دن دونوں جہاں کے سردار، دونوں جہاں کے رحمت ﷺ کی میلاد (پیدائش) ہو وہ عید کا دن کیوں نہ ہو؟ بلکہ یہ تو عیدوں کی عید ہے کہ ہمیں ساری عیدیں اسی عید کی وجہ سے ملی ہیں۔ ان حدیثوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمان سال میں ۲/عید نہیں بلکہ ۵۰/سے زیادہ عیدیں مناتا ہے۔ الحمدللہ!

اس کہ علاوہ قرآن پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا منقول ہے ک:

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا. **ترجمہ**: ''اے ہمارے رب ہم پر آسمان سے نعمتوں کا دسترخوان نازل فرما کہ وہ ہمارے لیے عید قرار پائے اور وہ تیری طرف سے نشانی بنے اور تو بہتر رزق عطا فرمانے والا ہے۔ (سورہ مائدہ: ۱۱۴)

غور فرمائیں! کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دسترخوان نازل ہونے کے دن کو عید

قرار دے رہے ہیں۔اب آپ خود فیصلہ کریں کہ جس دن فخر موجودات، باعث تخلیق کائنات ﷺ جلوہ گر ہوں وہ دن کیوں نہ عید قرار پائے؟

سوال (۸): حضور اقدس ﷺ کا یوم ولادت ۱۲/ربیع الاوّل نہیں ہے بلکہ ۹/ربیع الاول ہے لہذا اس دن کیوں خوشی نہیں مناتے ہیں؟

جواب: حضور ﷺ کی تاریخ ولادت کے متعلق مؤرخین کی رائے مختلف ہیں مگر جس تاریخ پر کثیر ائمہ حدیث وعلماے کرام نے اتفاق کیا وہ ۱۲/ربیع الاوّل ہے۔حوالہ جات پیش خدمت ہیں۔

۱۔**حافظ ابن کثیر** (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں''ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت عام فیل پیر کے دن ماہ ربیع الاوّل کی ۱۲/تاریخ کو ہوئی۔

(البدایہ والنہایہ، جلد۲، صفحہ: ۲۸۲)

اسکے علاوہ

۲۔سیرت النبی ابن کثیر، جلد۱، صفحہ:۱۴۳۔مطبوعہ حافظی بک ڈپو، دیوبند

۳۔سیرت النبی ابن ہشام، جلد۱، صفحہ:۱۸۲۔مطبوعہ اعتقاد پبلیکشنز ہاؤس۔(نئی دہلی)

۴۔مدارج النبوۃ، جلد۲، صفحہ:۲۳۔مطبوعہ ادبی دنیا، (نئی دہلی)

۵۔تاریخ ابن خلدون، جلد۱، صفحہ ۳۲۔مطبوعہ مکتبہ فاران۔دیوبند

۶۔شعب الایمان، جلد۲، صفحہ ۱۴۸۔مطبوعہ ادارہ اشاعت اسلام۔دیوبند

۷۔دلائل النبوۃ جلد۱، صفحہ ۹۵ وغیرہ وغیرہ

مذکورہ کتابوں میں اور دیگر کئی کتب میں یہی لکھا ہے کے آقا ﷺ کی ولادت پیر کے دن ۱۲/ربیع الاوّل کو ہوئی۔

نوٹ: اگر مخالفین اب بھی بضد ہیں کہ ولادت ۹/ربیع الاوّل کو ہوئی تو ہم کہتے ہیں آپ ۹/ تاریخ کو ہی عید میلاد النبی ﷺ منائیں ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔

سوال (۹): اگر ولادت ۱۲/ربیع الاوّل کو ہوئی تو وفات بھی اسی تاریخ یعنی ۱۲/ربیع الاوّل کو ہوئی پھر اس دن خوشی کیسے منا سکتے ہیں؟ یہ تو غم منانے کا دن ہوا؟

جواب: یادرکھیں کہ سوگ صرف ۳/دن ہے سوائے بیوہ کے۔ **لَایَحِلُّ لِاِمْرَاَةٍ تُوْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الآخِرِاَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلاثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ** .

(صحیح بخاری ،باب احداد المراة علی غیر زوجها،حدیث: ۱۲۸۰)

(صحیح مسلم ،باب وجوب الاحداد فی عدةالوفاة،حدیث: ۳۸۱۴)

اور یہ بھی یادرکھیں کہ ایک لمحہ کے لیے اپنی شان کے مطابق موت کا مزہ چکھنے کے بعد آقا ﷺ زندہ ہیں۔۱۲/ربیع الاوّل کو ہی ولادت اور وفات دونوں ہونے کے باوجود بھی اس دن غم نہیں منایا جاسکتا کیونکہ جمعہ کے دن آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی اور اسی دن وصال بھی ہوا پھر بھی اللہ تعالیٰ نے جمعہ کو مسلمانوں کے لیے عید کا دن بنایا ہے جیسا کے پہلے حدیث اور تفصیل گزر چکا۔اسی لیے ۱۲/ربیع الاوّل کو خوشی منائی جائے گی غم نہیں منایا جائے گا۔

اور ہاں مخالفین کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے یہ سوال ضرور کرنا چاہیے کہ جمعہ کو ہی تخلیق آدم اور وصال کے باوجود اسے عید کیوں قرار دیا؟ غم اور خوشی کا دن بنا کر اظہار غم وافسوس سے کیوں منع کردیا؟

سوال (۱۰) :اگر میلاد النبی ﷺ اتنی ہی اہم ہے تو صرف ہندوستان وپاکستان میں ہی یہ کیوں منائی جاتی ہے؟ دوسرے مسلم ممالک میں کیوں نہیں منائی جاتی ؟

جواب: **الحمدللہ**، دنیا کے ۴۷ ممالک عید میلاد النبی ﷺ کو قومی تعطیل کے طور پر مناتی ہے جس میں سے کچھ ممالک تو غیر مسلم (سیکولر) ہیں جیسے ہندستان، سری لنکا، گھانا، تنزانیہ، مالی وغیرہ۔

۴۷/ممالک کی تفصیل درج ذیل ہیں:

"☆ افریقی ممالک میں الجیریا، بینن ، کیمرون ، نائجیریا وغیرہ کل ۵۴/ممالک میں سے ۲۵/ ممالک میں ۱۲/ربیع الاول کو قومی تعطیل کے طور پر جشن عید میلاد النبی ﷺ منایا جاتا ہے۔

☆ مشرق وسطہ میں بحرین، ایران، عراق، کویت، لبنان، شام، فلسطین وغیرہ کل ۱۴/ممالک میں سے ۱۱/ممالک میں جشن عید میلاد النبی ﷺ کو قومی تعطیل کے طور پر منایا جاتا ہے۔اسرائیل، سعودی عربیہ اور قطر ہی ۳/ایسے ممالک ہیں جو عید میلاد النبی ﷺ نہیں مناتے۔ایران کو چھوڑ باقی سبھی

ممالک میں ۱۲؍ربیع الاول ہی کو جشن عید میلا د النبی ﷺ منایا جاتا ہے۔

☆ ایشیائی ممالک میں افغانستان، بنگلہ دیش، برونی، ہندستان، انڈونیشیا، پاکستان، ملیشیا، سری لنکا وغیرہ ۱۲؍ربیع الاول کو قومی تعطیل (نیشنل ہولی ڈے) کے طور پر عید میلا د النبی ﷺ مناتی ہیں۔

اس کے علاوہ کینڈا، امریکہ، برطانیہ، روس اور دیگر یورپی ممالک میں مسلمان بڑی شان وشوکت کے ساتھ جشن عید میلا د النبی ﷺ مناتے ہیں۔

(**نوٹ:** شعبہ اوقاف یونائیٹیڈ عرب امارت سے یہ جان کاری لی گئی ہے)

سوال (۱۱): صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم نے جشن عید میلا د النبی ﷺ نہیں منایا تو ہم کیوں منائیں؟

جواب: صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم کا کوئی عمل کرنا تو ہمارے لیے حجت ہے لیکن کوئی عمل نہ کرنا ہمارے لیے حجت نہیں؟ آپ خود بتائیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم نے زِیروزَبر والا قرآن پڑھا ہے؟ اگر نہیں تو آپ کیوں پڑھتے ہیں؟ کیا صحابہ کرام نے کبھی یہ کہا کہ بخاری شریف قرآن شریف کے بعد سب سے معتبر کتاب ہے؟ اگر نہیں تو آپ کیوں کہتے اور مانتے ہیں؟ کیا صحابہ نے کبھی ختم بخاری شریف کیا؟ کیا کبھی جلسہ دستار بندی کی؟ اگر نہیں تو آپ کیوں کرتے ہیں؟

اس طرح کی سینکڑوں مثالیں دی جا سکتی ہیں جنھیں آپ نے اور آپ کی جماعت نے جائز کر رکھا ہے۔ لیکن جب بات جشن عید میلا د النبی ﷺ کی آتی ہے تو عید میلا د النبی ﷺ ناجائز کیوں؟ کیا کوئی ثابت کر سکتا ہے کہ آمد رسول ﷺ پر کسی صحابی کو غم ہوا ہو یا کسی صحابی کو خوشی نہ ہوئی ہو؟

جشن میلا د النبی ﷺ کی اصل قرآن، حدیث، اور صحابہ کرام سے ثابت ہے۔ طریقہ کار میں فرق ہوسکتا ہے پر اصل موجود ہے۔

سوال (۱۲): عید میلا د النبی ﷺ کے موقعہ پر نعت شریف پڑھی جاتی ہے کیا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بھی نعت پڑھی گئی ہے؟

جواب: نعت ہمیشہ سے عقیدتوں اور محبتوں کے اظہار کا ذریعہ اور حبّ رسول ﷺ کے

فروغ کا ذریعہ خیال کی جاتی رہی ہے۔عہد صحابہ میں باقاعدہ نعت کی محفلیں سجا کرتی تھیں جن میں دشمنان رسول ﷺ اور دشمنان اسلام کی ہرزہ سرائیوں کے جوابات دیے جاتے تھے۔

☆ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد نبوی میں میں حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے منبر رکھواتے تھے تا کہ وہ اس پر کھڑے ہوکر رسول ﷺ کی تعریف میں فخریہ اشعار (نعت شریف) پڑھیں یا یوں بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کفار کے الزامات کا جواب دیں۔اور رسول اللہ ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لیے فرماتے، اَللّٰھُمَّ اَیِّدْ ہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ :اللہ تعالیٰ روح القدس (حضرت جبرئیل امین) کے ذریعہ حسان کی مدد فرما۔جب تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کفار کے الزامات کا جواب دیتے رہیں یا رسول اللہ ﷺ کی شان میں فخریہ اشعار پڑھتے رہیں۔

(صحیح البخاری ،باب الشعر فی المسجد حدیث: ۴۵۳،صحیح مسلم ،باب فضائل حسان بن ثابت ،حدیث : ۶۵۳۹ .سنن نسائی باب الرخصة فی انشاد الحسن ،حدیث: ۷۲۴)

☆حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالی عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو حضرت ابوطالب کے اس شعر کو بطور نمونہ پیش کرتے ہوئے سنا:

''وہ گورے (مکھڑے والے ﷺ) جن کے چہرے کے وسیلے سے بارش مانگی جاتی ہے،یتیموں کے فریاد رس، بیواؤں کے سہارا''

☆حضرت عمر بن حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ حضرت سالم (بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم) نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ کبھی میں شاعر کی اس بات کو یاد کرتا اور کبھی حضور ﷺ کے چہرہ اقدس کو تکتا کہ اس (رخ زیبا) کے وسیلے سے بارش مانگی جاتی ہے تو آپ ﷺ (منبر سے) اترتے بھی نہیں کہ سارے پرنالے بہنے لگتے۔

''وہ گورے (مکھڑے والے ﷺ) جن کے چہرے کے وسیلے سے بارش مانگی جاتی ہے،یتیموں کے فریاد رس، بیواوں کے سہارا ''

مذکورہ بالا شعر ابوطالب کا ہے۔(صحیح بخاری، جلد۱، حدیث:۹۶۳۔مسند احمد بن حنبل، جلد۲، حدیث:۵۶۷۳)

☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مدینہ کی گلیوں سے گزرے تو چند لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور گا رہی تھیں کہ ''**نحن جوار من بنی النجار یا حبذا محمد من جار** ہم بنو نجار کی لڑکیاں کتنی خوش نصیب ہیں کہ محمد مصطفیٰ ﷺ (جیسی ہستی) ہمارے پڑوسی ہیں۔'' **فقال النبی ﷺ یعلم اللہ انی لاحبکن.** تو حضور نبی اکرم ﷺ نے (ان کی نعت سن کر) ارشاد فرمایا کہ میرا (اللہ) خوب جانتا ہے کہ میں بھی تم سے بے حد محبت رکھتا ہوں۔

ان کے علاوہ اور بھی حدیثیں موجود ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں نعت پڑھی گئی اور الحمدللہ ۱۴۳۵ رسالوں سے یہ سلسلہ جاری ہے اور اہل محبت آج بھی آقا ﷺ کی بارگاہ میں نعتوں کا ہدیہ پیش کرتے رہتے ہیں۔

سوال (۱۳): کیا محدثین، ائمہ اور علماے اسلام نے بھی میلادالنبی منایا یا اسے منانے کو جائز کہا ہے؟

جواب: الحمدللہ، میلادالنبی ﷺ ایسی عظیم عبادت اور متبرک خوشی ہے کہ امت مسلمہ کے بڑے بڑے محدث، مفسّر، فقیہ، تاریخ نگار اور علماے امت نے عید میلادالنبی ﷺ پر بے شمار کتابیں لکھی اور عملی طور پر خود میلادالنبی منایا ہے۔ ان کی لمبی فہرست ہے کچھ کے نام ہم یہاں تحریر کر رہے ہیں۔

۱۔ علامہ ابن جوزی (۵۹۷ھ)

۲۔ امام شمس الدین جزری (۶۶۰ھ)

۳۔ شارح مسلم امام نووی کے شیخ امام ابوشامہ (۶۶۵ھ)

۴۔ امام کمال الدین الافودی (۷۴۸ھ)

۵۔ امام ذہبی (۷۴۸ھ)

۶۔ امام ابن کثیر (۷۷۴ھ)

۷۔ امام شمس الدین بن ناصرالدین دمشقی (۸۴۲ھ)

۸۔ امام ابوذر العراقی (۸۲۶ھ)

۹۔شارح بخاری صاحب فتح الباری علامہ ابن حجر عسقلانی (۸۵۲ھ)

۱۰۔امام شمس الدین سخاوی (۹۰۲ھ)

۱۱۔امام جلال الدین سیوطی (۹۱۱ھ)

۱۲۔امام قسطلانی (۹۲۳ھ)

۱۳۔امام محمد بن یوسف الصالحی (۹۴۲ھ)

۱۴۔امام ابن حجر مکی (۹۷۳ھ)

۱۵۔شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۱۰۵۲ھ)

۱۶۔امام زرقانی (۱۱۲۲ھ)

۱۷۔حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (۱۱۷۹ھ)

۱۸۔علمائے دیوبند کے پیرومرشد حاجی امداداللہ مہاجر مکی (۱۲۳۳ھ)

۱۹۔مولانا عبدالحی لکھنوی (۱۳۰۴ھ) وغیرہ

آج کل کچھ جاہل اور فتنہ پھیلانے والے لوگ کہتے ہیں کہ میلاد منانا بدعت ہے تو کیا یہ لوگ بتا سکتے ہیں کہ کیا یہ سارے کے سارے محدثین، مفسرین، ائمہ اور علما بدعتی اور گمراہ تھے؟ (معاذاللہ)

امام قسطلانی شارح بخاری فرماتے ہیں: **وَلَا زَالَ اَهْلُ الْاِسْلَامِ یَحْتَفِلُوْنَ بِشَهْرِ مَوْلِدِهٖ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ یَعْمَلُوْنَ الْوَلَائِمَ وَیَتَصَدَّقُوْنَ فِیْ لَیَالِیْهِ بِاَنْوَاعِ الصَّدَقَاتِ وَیُظْهِرُوْنَ السُّرُوْرَ وَیَزِیْدُوْنَ فِی الْمُبَرَّاتِ وَیَعْتَنُوْنَ بِقِرَاءَةِ مَوْلِدِهِ الْکَرِیْمِ وَیَظْهَرُ عَلَیْهِمْ مِنْ بَرَکَاتِهٖ کُلُّ فَضْلٍ عَمِیْمٍ وَمِمَّا جُرِّبَ مِنْ خَوَاصِهٖ اَنَّهٗ اَمَانٌ فِیْ ذَالِکَ الْعَامِ وَبُشْرٰی عَاجِلَةٌ بِنَیْلِ الْبُغْیَةِ وَالْمَرَامِ فَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَاً اتَّخَذَ لَیَالِیَ شَهْرِ مَوْلِدِهِ الْمُبَارَکِ اَعْیَادًا لِیَکُوْنَ اَشَدّ عِلَّةً عَلٰی مَنْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ۔** **ترجمہ:** حضور کی پیدائش کے مہینے میں اہل اسلام ہمیشہ سے محفل میلاد منعقد کرتے چلے آرہے ہیں، خوشی کے ساتھ کھانا پکاتے ہیں، دعوت عام کرتے ہیں، ان

راتوں میں انواع واقسام کے خیرات کرتے ہیں، خوشی ومسّرت کا اظہار کرتے ہیں، نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں اور آپ ﷺ کی میلاد شریف پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں۔ جن کی برکتوں سے اللہ کا ان پہ فضل ہوتا ہے اور خاص تجربہ ہے کہ جس سال میلاد ہو، وہ مسلمانوں کے لیے امن کا باعث ہے۔ (زرقانی علی المواہب، ص:۱۳۹)

سوال (۱۴): آج جس طرح عید میلاد النبی ﷺ منائی جاتی ہے یہ تو بدعت ہے؟

جواب: سب سے پہلے تو یہ جاننا ضروری ہے کہ شریعت میں بدعت سے مراد کیا ہے اور اس کی کتنی قسمیں ہیں۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں کہ: ''شریعت میں بدعت سے مراد وہ امور ہیں جو حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں نہ تھے، اور یہ بدعت 'حسنہ' اور 'قبیحہ' میں تقسیم ہوتی ہے۔

(نووی، شرح صحیح مسلم، جلد۱، صفحہ۲۸۶)

مثلاً حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں لوگ الگ الگ تراویح کی نماز پڑھا کرتے تھے انہوں نے سب کو ایک امام کے پیچھے جمع کیا اور فرمایا 'نِعمَ البدعۃُ ھٰذِہٖ' یعنی یہ اچھی بدعت ہے۔

(صحیح بخاری، باب من قام رمضان، جلد۱، حدیث۲۰۱۰)

تو پتہ چلا کہ ہر بدعت ایسی نہیں جو بندے کو جہنم لے جائے۔ بلکہ بدعت کی ایک قسم حسنہ بھی ہے جو جنت لے جانے والی ہے۔ اگر ہر بدعت گمراہی ہے تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس بدعت پر آپ کیا فتوی لگائیں گے؟

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر کام جو شریعت کے کسی اصل کے نیچے آ رہا ہو اور اس کو پہلی بار کیا جا رہا ہو پھر بھی اس کو **بدعت ضلالۃ** کہہ کر اسے گمراہی نہیں قرار دیا جائے گا بلکہ اسے حق اور ثواب کے طلب کا ایک ذریعہ قرار دیا جائے گا۔

(مناقب شافعی للبیہقی، جلد۱، صفحہ۴۶۹)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: **مَنْ سَنَّ فِی الإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ**

فِی الإِسْلاَمِ سُنَّۃً سَیِّئَۃً فَعُمِلَ بِھَا بَعْدَہُ کُتِبَ عَلَیْہِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِھَا وَلاَ یَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِھِمْ شَیْءٌ. **ترجمہ**: جس نے دین میں کوئی اچھاطریقہ نکالا اس کواس کا ثواب ملے گااوراس کے بعداس پرعمل کرنے والوں کے برابراسےثواب ملے گا۔جب کہ عمل کرنے والوں کی نیکی میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔اورجس نے دین میں کوئی براطریقہ نکالا اسے اس کا گناہ ملے گا اوراس کے بعد جواس پرعمل کریں اس کا گناہ ملے گا۔اورعمل کرنے والے کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی‘‘۔

(صحیح مسلم،باب مَنْ سَنَّ سُنَّۃً حَسَنَۃً أَوْ سَیِّئَۃً وَمَنْ دَعَا إِلَی ھُدًی أَوْ ضَلاَلَۃٍ.حدیث:۲۹۷۵.سنن نسائی،باب التَّحْرِیضِ عَلَی الصَّدَقَۃِ.۲۵۶۲..مسند امام احمد بن حنبل.حدیث:۱۹۶۷۴)

عیدمیلادالنبی ﷺ کے دن آقا ﷺ کی شان میں جلوس نکالا جاتا ہے،صدقہ و خیرات کیا جاتا ہے،غریبوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے،قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے،نعت ومنقبت پڑھی جاتی ہے۔بلاشبہ یہ سارے کام اچھے کام ہیں اوراس کے کرنے والےکواس کا بے پناہ اجروثواب ملے گا۔

صدائیں درودوں کی آتی رہیں گی جنہیں سن کے دل شاد ہوتا رہے گا
خدا اہل سنت کو آباد رکھے، محمد کا میلاد ہوتا رہے گا

☆☆☆☆☆

کاش گنبد خضریٰ دیکھنے کو مل جاتا

از: حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ اختر رضا ازہری دامت برکاتہم العالیہ

داغ فرقت طیبہ قلب مضمحل جاتا
کاش گنبد خضریٰ دیکھنے کو مل جاتا
میرا دم نکل جاتا ان کے آستانے پر
ان کے آستانے کی خاک میں میں مل جاتا
موت لے کے آجاتی زندگی مدینے میں
موت سے گلے مل کر زندگی میں مل جاتا
دل پہ جب کرن پڑتی ان کے سبز گنبد کی
اس کی سبز رنگت سے باغ بن کے کھل جاتا
فرقت مدینہ نے وہ دیئے مجھے صدمے
کوہ پر اگر پڑتے کوہ بھی تو ہل جاتا
چشم تر وہاں بہتی، دل کا مدعا کہتی
آہ با ادب رہتی منہ میرا سل جاتا
میرے دل میں بس جاتا جلوہ زار طیبہ کا
داغ فرقت طیبہ پھول بن کے کھل جاتا
اُن کے در پہ **اختؔر** کی حسرتیں ہوئیں پوری
سائلِ در اقدس کیسے منفعل جاتا

☆☆☆

آل انڈیا تبلیغ سیرت کولکاتا مغربی بنگال کے
اغراض ومقاصد

بنگال کی سرزمین پر تحریک آل انڈیا تبلیغ سیرت تقریباً ۱۹۷۱ء سے مسلک اہل سنت وجماعت کے افکار ونظریات کے فروغ کے لیے رہنمائے اہل سنت امام التارکین سراج السالکین حضور مجاہد ملت علامہ الحاج الشاہ محمد حبیب الرحمٰن قادری ہاشمی علیہ الرحمہ کے خلیفہ حضرت الحاج مدثر حسین حبیبی صاحب قبلہ کی سربراہی میں دینی خدمات انجام دے رہی ہے۔

اغراض ومقاصد

- مسلمانوں میں مذہبی رجحان پیدا کرنا، انہیں فرائض وواجبات کی ترغیب دینا۔
- دلوں میں عشق واتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ بیدار کرنا۔
- مسلمانوں کے مابین اتحاد واتفاق کی راہ ہموار کرنا۔
- اسکولوں میں پڑھنے والے چھوٹے بچوں نوجوانوں اور کاروبار سے جڑے ہوئے یا معذور ہو چکے عمر رسیدہ لوگوں کے لیے دینی تعلیم کا نظم کرنا۔
- اسلام اور مسلمانوں کے تعلق سے جو غلط فہمیاں پیدا کی جارہی ہیں ان کا دلائل کی روشنی میں معقول جواب دینا۔
- عام فہم زبان میں عامۃ الناس کے لیے مذہبی کتابیں شائع کرنا۔
- جابجا دینی ومذہبی نشستیں کرنا۔
- قدرتی آفات یا فسادات کے سبب تباہ حال لوگوں کی امداد کرنا۔

بحمدہ تعالیٰ مذکورہ امور تین شعبہ جات

(۱)-شعبہ تعلیم (۲)-شعبہ تبلیغ (۳)-شعبہ نشرواشاعت۔ کے ذریعہ انجام دیئے جارہے ہیں۔

Published by

MADINATUL ULOOM INSTITUTE, TOPSIA

ALL INDIA TABLEEGH-E-SEERAT, WEST BENGAL (INDIA)
6, Taltalla Lane, Kolkata - 700014, Mobile :09830367155

Email Us : tableegh.e.seerat@gmail.com
info.tableeghseerat@gmail.com
Visit Us : www.tableeghseerat.com